

A)

ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے کہ ہر شخص تبدیلی کی دہائی دیتا ہے، مگر جب اپنے عمل کی باری آتی ہے تو سب کئی کترا جاتے ہیں۔ جلسوں میں انقلاب کے نعرے لگتے ہیں، تحریروں میں اصلاحات کے دریا بہائے جاتے ہیں، مگر روزمرہ زندگی میں چھوٹے سے اصول پر بھی سمجھوتہ کرنے میں لمحہ نہیں لگتا۔ نتیجہ یہ ہے کہ معاشرہ دو رخ کی آئینے کی مانند بن گیا ہے: ایک رخ پر خوابوں کے محل اور دوسرے رخ پر حقیقت کی شکستگی۔ ہم سب دوسروں کی اصلاح چاہتے ہیں لیکن خود احتسابی سے ڈرتے ہیں، گویا ہر شخص چراغ تلے اندھیرے کا زندہ ثبوت ہے۔ قومیں نعروں سے نہیں بنتیں، کردار سے بنتی ہیں، اور کردار تبھی نکھرتا ہے جب فرد اپنی ذات کے دائرے میں دیانت کو لازم پکڑ لے، ورنہ اجتماعی ترقی محض سراب بن کر رہ جاتی ہے۔

DATE: ___/___/___

Our society stands at crossroads because every person preaches change to others but when they are subject to obey themselves, they hesitate. Public gatherings are echoed with revolutionary slogans, literary writings are filled with corrections for change but the small principles of life are compromise in seconds. Resultantly, the society has become a two-faced mirror. One side portrays our dream world and the other the bitter reality. We always want to correct others but are reluctant to self-accountability, indeed everyone is evidence to the fact that nearer the church, farther from God. Nations aren't build around slogans but are constructed upon character and character is polished when honesty is practiced individually. Otherwise, collective success is mere delusion.